



## سوال

(53) سارق - قرضدار - ڈاکو - رہزن وغیرہ کا جنازہ پڑھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سارق - قرضدار - ڈاکو - رہزن وغیرہ کا جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عالمگیری میں ہے۔

((ویصلی علی کل مسلم مات بعد الولادة صغیرا کان او کبیرا ذکر اکان او انشی حرا کان او عبدا البغاة وتطاع الطریق ومن بمثل حالهم))

”ہر مسلمان پر نماز جنازہ پڑھی جائے جو زندہ پیدا ہونے کے بعد مراد ہو چھوٹا ہو یا بڑا۔ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، سوائے باغیوں اور ڈاکوؤں اور ان جیسے لوگوں کے۔“

اس سے ثابت ہوا کہ ڈاکو اور رہزن و سارق وغیرہ پر نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ باقی رہا مقروض سواس کے واسطے جناب رسول اللہ ﷺ نے خود نماز نہیں پڑھی بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ پڑھ لو۔ بلوغ المرام میں ہے۔

((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ کان یوتی بالرجل المتوفی علیہ الدین فیسئل - هل ترک لدینہ من قضاء فان کان یوتی بالرجل المتوفی علیہ الدین فیسئل - هل ترک لدینہ من قضاء فان حدث انہ ترک وفاء ﷺ والاقال صلوا علی صاحبکم متفق علیہ))

واللہ اعلم بالصواب۔ (سید محمد نذیر حسین)

”رسول اللہ ﷺ کے پاس بعض ایسے جنازے لائے جاتے جن پر قرض ہوتا آپ پوچھتے کیا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے یا نہیں؟ اگر مال اتنا ہوتا جس سے قرض ادا ہو جائے تو اس پر نماز پڑھتے ورنہ فرماتے جاؤ۔ اپنے دوست کا جنازہ پڑھو۔“

بوالفوق:



بغاة اور قطاع الطريق واما سلم پر جنازہ کی نماز پڑھنے میں امت کا اختلاف ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھنی چاہیے، اور بعض کہتے ہیں کہ پڑھنی چاہیے، مگر ظاہر یہ ہے کہ ہر مسلمان کلمہ گو پر جنازہ کی نماز پڑھنی چاہیے، ہاں بغاة و قطاع الطريق وغیر ہم فساق و فجار پر جنازہ کی نماز اہل علم و معتقدی لوگ نہ پڑھیں، بلکہ اور لوگ پڑھ دیں، اس بات کے ثبوت میں احادیث و عبارات مندرجہ ذیل پڑھو۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

(( عن يزيد بن خالد بن رجمان اصحاب رسول الله ﷺ توفى يوم خميس فذكروا الرسول الله ﷺ فقال صلوا على صاحبكم فتغيرت وجوه الناس لذلك فقال ان صاحبكم غل في سبيل الله ففتشنا متاعه فوجدنا خرزما من خرزيمود لياسوى درهمين راوه مالك والموادود والنسائي ))

”صحابہ میں سے ایک آدمی خیبر کے دن شہید ہو گیا نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا جا کر اس کا جنازہ پڑھو لوگ اس سے بڑے عمگین ہوئے آپ نے فرمایا اس نے خیانت کی ہے ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو اس میں یہودیوں کی کچھ کوڑیاں نکلیں جو دو درہم کی قیمت کی بھی نہیں تھیں۔“  
اور صحیح مسلم میں ہے۔

(( عن جابر بن سمرة قال اتى النبي ﷺ برجل قتل نفسه بمشاقص فلم عليه وفي رواية النسائي اما فلا اصلى عليه ))

”نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا اس نے خودکشی کی تھی تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اور فرمایا میں اس کا جنازہ نہ پڑھوں گا۔“  
اور بلوغ المرام میں ہے۔

(( وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ صلوا على من قال لاله الا الله و صلوا خلف من قال لاله الا الله رواه الدارقطني باسناد ضعيف ))

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لالہ پڑھا اس کا جنازہ بھی پڑھو اور اس کے پیچھے نماز بھی پڑھ لو۔“  
اس حدیث کے تحت میں علامہ محمد بن اسمعیل سبیل السلام صفحہ ۵۳ جلد ۱ میں لکھتے ہیں۔

(( وهو دليل على انه يصلى على من قال كلمة الشهادة وان لم يأت بالواجبات وذهب الى هذا زيد بن علي واحمد بن عيسى وذهب اليه ابو حنيفة الا انه استثنى قاطع الطريق والباغي وللشافعي اقوال في قاطع الطريق اذا صلب والا صل ان من قال كلمة الشهادة فلهما للمسلمين ومنه صلوة الجنائز عليه ويدل له حديث الذي قتل نفسه بمشاقص فقال ﷺ اما فلا اصلى عليه ولم ينضم عن الصلوة عليه ولان عموم شرعية صلوة الجنائز لا يخص منه احد من اهل كلمة الشهادة الا بدليل انتهى ))

”یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو لالہ الا اللہ کہے اس کا جنازہ پڑھا جائے اگرچہ واجبات کا سہارا نہ ہو۔ زید بن علی۔ احمد بن عیسیٰ کا یہی مذہب ہے۔ امام ابو حنیفہ ڈاکو اور باغی کے جنازہ کے قائل نہیں ہیں ڈاکو کے متعلق امام شافعی کے اقوال مختلف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جو بھی لالہ الا اللہ کہے اس کو مسلمانوں کے تمام حقوق مل جاتے ہیں۔ اور اس میں سے جنازہ کی نماز بھی ہے۔ اور جس نے خودکشی کی تھی اس کا جنازہ آپ نے تو نہ پڑھا لیکن صحابہ کو منع نہ فرمایا۔ اور پھر کلمہ پڑھنے والے کا جنازہ پڑھنا ہی ہے جب تک کسی دلیل سے اس کا ناجائز ہونا ثابت نہ ہو جائے۔“

اور نیل الاوطار صفحہ ۲۶۱ جلد ۲ میں ہے۔

(( قوله فقال صلوا على صاحبكم فيه جواز الصلوة على العصاة واما ترك النبي ﷺ الصلوة عليه فاحد للزجر عن الغلول كما اتفق من الصلوة على الديون وامرهم بالصلوة عليه قوله فلم يصلى عليه فيه دليل لمن قال انه لا يصلى على الفاسق وهم العترة و عمر بن عبد العزيز والاوزاعي فقالوا لا يصلى على الفاسق تصرحا واثوابا ولاء و فقصم ابو حنيفة واصحابه في الباغي والحارب ووا فقصم الشافعي في قول له في قاطع الطريق وذهب مالك والشافعي و ابو حنيفة وجمهور العلماء الى انه يصلى على الفاسق واجابوا عن حديث جابر بان النبي ﷺ انما لم يصل عليه بنفسه زجر للناس وصلت عليه الصحابة ويؤيد



ذک ما عند الناسی بلفظ امانا فلا اصلى عليه وايضاً مجرد الترك لو فرض انه لم يصل عليه هو ولا غيره لا يدل على الحرمة الدعاء ويدل على الصلوة على الفاسق حديث صلوا على من قال لا اله الا الله انتهي  
وقال صاحب لامتقى قال الامام احمد ما يعلم ان النبي ﷺ ترك الصلوة على احد الاعلى الفال وقاتل نفسه انتهي))

”اس سے گناہ گاروں پر نماز جنازہ پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، اور آنحضرت کا خیانت کرنے والے اور مقروض کا جنازہ نہ پڑھنا تو بیجا و تنبیہاً ہے کیونکہ اگر ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہ ہوتا تو آپ صحابہ کو بھی منع کر دیتے اہل بیت اور عمر بن عبدالعزیز اور امام اوزاعی فاسق کا جنازہ پڑھنے کے قائل نہیں ہیں امام شافعی ڈاکو کے جنازہ کے منکر ہیں، اور امام مالک والوحیفہ اور ان کے ساتھی اور جمہور علماء فاسق کے جنازہ کے قائل ہیں۔ ہاں امام ابوحنیفہ ڈاکو اور باغی کے جنازہ کے منکر ہیں اگر بالفرض آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام بھی مقروض اور خانن کا جنازہ نہ پڑھتے تو بھی اس سے فاسق کے جنازہ کی حرمت ثابت نہ ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو آدمی لا الہ الا اللہ کہے اس کا جنازہ پڑھو۔ امام احمد کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں کہ انہوں نے خانن اور خود کشی کرنے والے کو سو اسی اور کا جنازہ پڑھا ہو۔“

واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمن المبارک کفوری عفا اللہ عنہ۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 93-96

محدث فتویٰ